13986 ـ الله تعالي كي وحدانيت اور رسول كريم كي رسالت كي گواہي زبان سے ادا كرنے سےقبل كوئي عمل صحيح نہيں

سوال

ميں تقريبا دو برس سے قرآن مجيد پڑھ رہي ہوں، اور تقريبا پورا پڑھ چكي ہوں قرآن پڑھنے سے مجھےقرآن مجيد كي حقيقت پر اطمينان ہوگيا، اور اسي طرح ميں نے اس برس اور پہلي مرتبہ اپني سہيليوں كےساتھ رمضان المبارك كےروزے بھي ركھنےشروع كيےہيں.
ليكن ہوا يہ كہ رمضان كے دوسرے روز ماہواري شروع ہوگئي تو ميں نے اس كےمتعلق اپني دو سہيليوں سے دريافت كيا تو مجھے دو مختلف سےجواب ملے ايك سہيلي نے توروزے جاري ركھنے كا كہا، ليكن دوسري نے روزے نہ ركھنے كا كہا، پھر ميں نےاپنےايك دوست سے پوچھا تواس نے مجھے روزے نہ ركھنے كا كہا.
اور كل ميں نے رمضان المبارك كےمتعلق ايك مضمون پڑھا جس ميں يہ ذكر كيا گيا تھا كہ اگر كوئي شخص كلمہ (ہو سكتا ہے اس كي مراد كلمہ طيبہ ہو) نہيں پڑھتا تواس كے روزے قبول نہيں، ميں دوبارہ اپنا قصہ نہيں دہرانا چاہتي ليكن ميں نے اپنے دوست كوموبائل ميسج (sms)كي صورت ميں كلمہ بھيجا اور وہ سب جانتےہيں كہ ميں حقيقتا ايمان لا چكي ہوں.
ميرے حالات اسلام ظاہركرنے كي اجازت نہيں ديتےميں مسلمانوں كي طرح ہي زندگي بسر كررہي ہوں اوراللہ تعالي سےدعا كي ہے كہ وہ ميري مدد فرمائے، ميرا ايمان ہے كہ اللہ تعالي ميري حقيقت حال سےواقف ہے، تو كيا ميرے ليے روزے مكمل كرنےجائز ہيں، يا ميں اس سے رك جاؤں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالى سے ہماري دعا ہے كہ آپ كا سينہ اسلام كےلئےكھول دےاور ظاہرى وباطنى شعار پرعمل كرنے كي توفيق دے اور اس ميں آپ كي مدد كرے اس ميں كوئي شك نہيں كہ آپ كا قرآن مجيد كي تلاوت اور پڑھنے كي حرص ركھنا اورروزے ركھنے كي حرص اس بات كي دليل ہے كہ آپ بہت زيادہ خيرو بھلائى كي مالك ہيں اور آپ ميں اعمال صالحہ كي محبت پائي جاتى ہے.

ہمارى اللہ تعالى سےدعا ہےكہ وہ آپ كو توفيق عطا فرمائے اور آپ كي مدد كرے، ليكن آپ كےليے يہ جاننا ضرورى ہے كہ يہ دين عظيم دين اسلام اللہ عزوجل جو كہ حكمت والا اورعلم والا ہےاس كي جانب سےہے، لهذا جو اللہ تعالى

نےحکم دیا ہےاورجو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے وہی دین اسلام ہے، اور یہ ممکن ہی نہیں کہ ہم رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم کےبغیر ہي دین کو جان لیں، اس لئے کہ نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس دین کو اللہ تعالی جانب سے ہم تك پہنچانےوالے ہیں.

اور نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئي ایك احادیث میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ کلمہ طیبہ (لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ) زبان سےادا کرنے سے قبل کوئي عمل صالح بھي قابل قبول نہیں، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنےصحابہ کرام کو یہ حکم دیتے کہ وہ کسي کو بھي اس دین شعار پر عمل کرنے کا اس وقت تك حکم نہ دیں جب تك وہ یہ دونوں گواہیاں (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) نہیں دے دیتا.

لھذا صحیح بخاري میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کو یمن بھیجا کہ اہل کتاب کو اسلام کي دعوت دیں تو انہیں فرمایا:

(تم اہل کتاب میں سےایك قوم کےپاس جارہے ہو تمہارا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ انہیں اس گواہي کي دعوت دو کہ اللہ تعالي کے علاوہ کوئي اور معبود برحق نہیں اور میں اللہ تعالي کا رسول ہوں، اگر وہ تمہاري یہ بات تسلیم کرلیتےہیں توپھر انہیں یہ بتاؤ کہ اللہ تعالی نےان پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کیں ہیں، اگر وہ یہ بات بھي تسلیم کرلیں تو پھر انہیں یہ بتاؤ کہ اللہ تعالی نے تم زکوۃ فرض کي ہے جو تم میں سےغني لوگوں سے لیکر تمہارے فقیر لوگوں کو دیا جائےگا.... الحدیث) صحیح بخاري حدیث نمبر (7372) صحیح مسلم حدیث نمبر (19) اور مسلم شریف کي ایك روایت میں ہےکہ:

(تم سب سے پہلےانہیں جس کي دعوت دو وہ یہ ہے کہ....)

اللہ تعالي آپ کو خیروبھلائي کي توفیق دے تواس حدیث سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ جب کوئي اسلام قبول کرنا چاہے تو سب سےپہلا کام کلمہ پڑھنا یعني اللہ اور اس کےرسول کي گواہي زبان سےدینا ہے، لیکن اس میں یہ شرط نہیں کہ اگرآپ استطاعت اورطاقت نہیں رکھتیں کہ اس کا اپنےگھروالوں کےسامنےاعلان کریں، اگرآپ کو اپنےآپ اوردین کا خوف ہے تواس کا اعلان نہ کریں، بلکہ اپنےآپ سے ہي زبان کےساتھ یہ کلمہ پڑھ لیں حتی کہ جب آپ میں اعلان کرنےکي طاقت پیدا ہو جائےتوپھراس کا اعلان کرنا واجب ہوگا.

اور رہا مسئلہ روزے رکھنے کا اس کےبارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےحکم دیا ہے کہ ماہواري والی عورت حیض کي حالت میں نماز کي ادائیگي اور روزہ رکھنےترك کردے، اورجب ماہواری ختم ہو جائے تو اس پران ایام کے روزے رکھنےواجب ہونگےجواس سےرہ گئےتھے، لیکن اس پرنمازوں کی قضاء نہیں ہے، اس کي دلیل مندرجہ ذیل ہے:

ايك عورت نےام المؤمنين عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا سےكہا كہ حيض والى عورت كو كيا ہے كہ وہ روزے كي قضاء ادا كرتى ہے اور نماز كي قضاء نہيں كرتى؟

توعائشہ رضى اللہ تعالى كہنےلگيں: كيا تم خارجى ہو؟ تو اس عورت نےجواب ميں كہا نہيں ليكن ميں سوال كر رہى ہوں، توعائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كہنےلگيں: ہميں روزں كي قضاء كا توحكم ديا جاتا ليكن نماز كي قضاء كا حكم نہيں . صحيح بخاري حديث نمبر (321) صحيح مسلم حديث نمبر (335) .

اس عورت كواشكال پيدا ہوا كہ عورت كو جب ماہوارى آئے تو وہ نماز اور روزہ ترك كرتي ہے اور اللہ تعالى نے اسے روزے كي قضاء كرنے كا حكم ديا اور نماز كي قضاء كا حكم نہيں ديا، تو عائشہ رضي اللہ تعالى نے اسے جواب ديا كہ يہ اللہ تعالي اور اس كے رسول صلي اللہ عليہ وسلم كا حكم ہے، اور ہم پر واجب ہے كہ اللہ تعالى اور اس كے رسول صلي اللہ عليہ وسلم كي بات كو تسليم كريں اوراسے اپني عقلوں سے نہ پركھيں، اس لئے كہ ہماري عقليں پيدا كردہ اور كمزوروناتواں ہيں يہ حكمت والے اورخبردار رب ذوالجلال كي حكمت سے صرف بہت تھوڑي چيز كا ادراك كرسكتى ہيں، اللہ تعالى نےتوہميں يہي سكھايا ہے.

اور يہ حكم جو ہم نےذكر كيا ہے اس پر سب مسلمانوں كا اتفاق ہے، امام عبدالبر رحمہ اللہ تعالى اپنى كتاب " التمہيد" ميں كہتےہيں:

اس پر اجماع ہے كہ حيض والى عورت نماز ادا نہيں كرےگى. ديكھيں: التمہيد (16 / 67).

اور ان كا يہ بھى كہنا ہےكہ:

اس پربھي اجماع ہےكہ حيض والى عورت اپنےايام حيض ميں روزے نہيں ركھےگى، اور قضاء ميں روزے تو ركھےگي ليكن نماز قضاء ميں ادا نہيں كرےگي، اس ميں كوئى كسي بھي قسم كا اختلاف نہيں. ديكھيں: التمہيد (22 / 107).

اور دين اسلام كےباقي احكام كےمتعلق يہ ہےكہ آپ پرواجب اور ضرورى ہے كہ جتني طاقت ركھتى ہوں ان پر عمل كريں، اور كسي ايسےخوف كي بنا پر جس آپ كو اپنى جان يا دين كو خطرہ ہو جس كي طاقت نہيں ركھتيں وہ نہ كريں كيونكہ وہ آپ سےساقط ہوجائےگا، جيسا كہ علماء كرام نےبيان كيا ہے .

اس لئےكہ اس صورت ميں آپ مجبور كےحكم ميں ہونگي، اور اللہ تعالى نے كفر پر مجبور كئےگئےشخص سے تخفيف كردي ليكن شرط يہ ہے كہ اس كا دل ايمان پر مطمئن ہواور وہ كفر كو ناپسند كرتا ہو.

اللہ تعالى كا فرمان ہے:

جوشخص اپنےایمان کےبعد اللہ سےکفرکرے سوائےاس کےجس پر جبر کیا جائےاور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو مگر جو لوگ کھلےدل سےکفر کریں تو ان پر اللہ تعالی کا غضب ہے اور انہیں کےلئے بہت بڑا عذاب ہےالنحل (106).

اس كي تفصيل كےلئے الموسوعۃ الفقھیۃ (13/ 196) كا مطالعہ كريں

ليكن آپ پرواجب ہے كہ دين اسلام كےجن احكام اورشعار پر عمل كرسكتي ہيں انہيں ادا كريں اورپھر يہ كوشش كريں كہ كسي ايسي جگہ منتقل ہوجائيں جہاں پرآپ دين اسلام پراپني استطاعت كےمطابق آساني سےعمل كرسكيں، اس فعل كو اسلام ہجرت كا نام ديتےہيں، اور ہجرت ہر اس مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے جب وہ اپنےملك ميں اسلامي شعار پر عمل نہ كرسكتےہوں اور ہجرت كرنےپرقادر بھي ہوں اس كي دليل مندرجہ ذيل فرمان باري تعالي ہے:

جولوگ اپني جانوں پر ظلم كرنےوالےہيں جب فرشتےان كي روح قبض كرتےہيں تو پوچھتےہيں، تم كس حال ميں تھے؟ يہ جواب ديتےہيں كہ ہم اپنی جگہ كمزور اور مغلوب تھے، فرشتےكہتےہيں كيا اللہ تعالی كي زمين كشادہ نہ تھی كہ تم ہجرت كرجاتے؟ یہی لوگ ہیں جن كا ٹھكانا جہنم ہے اور وہ پہنچنے كي برى جگہ ہے، مگر جو مرد وعورتيں اور بچے بےبس ہيں، جنہيں نہ تو كسى چارۂ كار كي طاقت اور نہ كسى راستے كا علم ہے النساء (97 ـ 98) .

تويہ اس پر دلالت كرتی ہےكہ ہجرت صرف كمزوروں سےساقط ہوتي ہے.

صاحب المغنى المحتاج كا كہنا ہے:

اوراگر اس كےلئے اپنےدين كا اظہار كرنا ممكن نہ ہو يا اس ميں فتنے كا ڈر ہو تو اس پر ہجرت كرنا (واجب) ہے چاہے وہ مرد ہو يا عورت اگرچہ اسے محرم نہ بھي ملے، (اگر ہجرت كي طاقت ركھے) كيونكہ اللہ تعالی كا فرمان ہے:

جولوگ اپني جانوں پر ظلم كرنےوالےہيں جب فرشتےان كي روح قبض كرتےہيں الايۃ

اور ابوداود وغيرہ كي حديث كي بنا پر بھي كہ " ميں ہر مسلمان سے برى ہوں جو مشركوں كےدرميان رہتا ہے. يہ حديث صحيح ہے ديكھيں الارواء (5 / 30)

ديكھيں: المغنى المحتاج (6 / 54) .

اور ابن رشد رحمہ اللہ تعالی كہتےہيں:

كتاب وسنت اور اجماع كي بنا پر ہر اس شخص پر جو كافر ملك ميں اسلام قبول كرے واجب ہوجاتا ہے كہ وہ كفر

كےملك كوچھوڑ كراسلامي ملك ميں چلا جائے، اور مشركوں كےدرميان رہائش نہ ركھے اوران كےہاں نہ رہے، يہ اس وقت ہے جب وہ اسلامی شعار اوراحكام پر عمل نہ كرسكتا ہو يا پھر اسے كفر كےاحكام پر مجبور كيا جاتا ہو. اھ بحوالہ الموسوعۃ الفقہیۃ (4 / 264) .

باوجود اس كےكہ ہجرت ميں اپنےوطن اوراہل وعيال سےجدا ہونا پڑتا ہے ليكن اللہ تعالي ہجرت كرنےوالے كےدل ميں سعادت ڈال ديتا ہے جواس كي خوشی وسرور ہجرت كي حرص كا سبب بنتا ہے.

تواس سےآپ كےلئے يہ واضح ہوگيا ہوگا كہ جس سےآپ معذور ہيں اللہ تعالى اپنى رحمت سے اس ميں آپ كو معذور تسليم كرےگا، اور جن دينى شعار كي طاقت ركھتى ہيں ان پر عمل كرنا آپ كےلئےواجب اور ضرورى ہے اگرچہ وہ خفيہ طور پر ہي كئےجائيں، اور اگراس راستےميں آپ كوكچھ تنگى اور تكليف بھى آئے تواسےبرداشت كرنےپر آپ كواللہ تعالى اجروثواب سےنوازےگا، اللہ تعالى كي كتاب قرآن مجيد ايسےقصوں سے بھري پڑى ہے، اور اس كےساتھ آپ كا زبان سےكلمہ ادا كرنا بہت اہميت ركھتا ہے كيونكہ اللہ تعالى اس ميں بہت ہى آساني پيدا فرمائےگا، لھذا ہم آپ كو نصيحت كرتےہيں كہ آپ زبان سےكلمہ پڑھ ليں اگرچہ آپ اپنے درميان ہي ركھيں، كيونكہ آپ كےاسلام كا صحيح ہونا اسي پر موقوف ہے، حتى كہ آپ كو اللہ تعالى اعلانيہ طور پر كلمہ پڑھنےكي فرصت اورموقع فراہم كرے، اللہ تعالى آپ كوخير وبھلائي كي توفيق عطا فرمائے.

واللہ اعلم .